بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مومن کا جتنا تقویٰ بڑھتا ہے اس قدر ہمدردی بڑھتی ہے

بیان فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن برطانیہ۔ خطبہ خلاصہ 23 دسمبر 2016

جماعت احمدیہ کی مخالفت کوئی نئی چیز نہیں ہے سب شیاطین اکٹھے ہو کر یہ مخالفت کرتے ہیں۔ علماء اور لیڈر تو نفرتوں کی آگ پھیلاتے ہیں اسی طرح سرکش علماء دین کے نام پر عوام الناس کو دھوکہ دیتے ہیں اور بھڑکاتے ہیں۔ ہر رسول کی مخالفت ہوتی ہے، کوئی نبی نہیں جس کی مخالفت نہ ہوئی ہو۔ انبیاء سے استہزاء بھی کیا جاتا ہے، شیطان ان کے کاموں میں روکیں ڈالنے کی کوشش بھی کرتا ہے۔ جماعت احمدیہ کی مخالفت کوئی نئی چیز نہیں ہے سب شیاطین اکٹھے ہو کر یہ مخالفت کرتے ہیں تو یہ کوئی نئی چیز نہیں جس کا جماعت احمدیہ کو سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور جماعت کے بارہ میں ایسی باتیں کی جاتی ہیں جو جھوٹ پر مبنی ہیں اور جن کا حقیقت سے کوئی بھی تعلق نہیں۔ مسیح موعود علیہ السلام نے تو امن کا شہزادہ بن کر آنا تھا اور آیا، آپ علیہ السلام نے تو اپنے ماننے والوں کو پہلے دن ہی کہہ دیا تھا کہ میرے راستے آسان راستے نہیں ہیں، ان میں بڑی سختیاں ہیں، یہاں جذبات کو بھی مارنا ہو گا اور جانی ومالی نقصان کو بھی برداشت کرنا ہو گا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے افراد جماعت اس راہ میں ہر قسم کی قربانی کرتے چلے جا رہے ہیں اور مجھے لکھتے ہیں کہ دشمن کے حملوں سے ہم ڈرتے نہیں، بلکہ ہمارے ایمان پہلے سے مضبوط ہو رہے ہیں۔ لیکن اگر کوئی ایک آدھ شخص بھی ایسی بت کرے جو جماعتی تعلیم کے خلاف ہے تو یہ بات فتنہ پیدا کرنے والی بات ہے اور دشمن کو اپنے خلاف مزید مخالفت کا موقع دینا ہے، خاص طور پر جب ایسی باتیں واٹس ایپ پر یا ٹویٹر پہ یا فیس بک پہ یا کسی اور ذریعہ سے جائیں۔

یہ مخالفت بھی احمدیوں کے ایمان کی زیادتی کا باعث بنتی ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں اپنے مطالبات منوانے کے لئے اور اپنی آزادی کے لئے دنیاوی طریق اختیار چاہیئں اور ظلم کا جواب ظلم سے لیں اور اسی طرح بعض سوچتے ہیں کہ آخر کب تک ہم تکلیف برداشت کریں، یہ جہالت کی باتیں ہیں اور انتہائی غلط سوچ ہے۔ ہم تو اس تعلیم پر عمل کرتے آئے ہیں کہ مخالفین کے ظلم اور بربریت کے مقابلہ پر ہم نے ظلم وبربریت نہیں دکھانی۔ ویسے اظہار ہم نے نہیں کرنے اور نہ حکومتوں سے ہم نے ہتھیاروں سے مقابلہ کرنا ہے۔ نہ ہی سختی کا جواب سختی سے دینا ہے بلکہ پیار، محبت اور دعاؤں سے دینا ہے۔ ہمارا مقابلہ دعاؤں کے ہتھیار سے ہے۔ جماعت کی ترقی اور دشمن کی تباہی دعاؤں سے ہونی ہے۔ انشاء اللہ۔ اس لئے اپنی حالتوں کو اللہ تعالیٰ کی تعلیم کے مطابق ڈھالتے ہوئے اپنے اندر تقویٰ پیدا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے آگے جھکنا ہے۔ ہم نے اس تعلیم اور ہدایت پر عمل کرنا ہے جو حضرت مسیح موعودؑ نے ہمیں دی۔ ایک ہی راستہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے در کو پکڑیں اور دعاؤں میں انتہاء کر دیں۔ کبھی گھبرانا نہیں چاہیئے اور بے صبری سے اللہ پر بدظن نہیں ہونا چاہیئے۔ ہم میں سے ہر ایک کو اپنا جائزہ لینا چاہیئے کہ کیا دعا کے وہ معیار حاصل کر لئے ہیں جو اللہ چاہتا ہے۔ ہمارا کام صبر اور دعا کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے دامن کو پکڑے رکھنا ہے جو بے صبری دکھائے گا وہ اپنا نقصان کرے گا۔ ہم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ صبر اور دعا کے دامن کو پکڑنا ہے اور یہی ایمان کی نشانی ہے۔ مومن کا جتنا تقویٰ بڑھتا ہے اس قدر ہمدردی بڑھتی ہے مسلمان کبھی کینہ پرور نہیں ہو سکتا۔ ہمارا ہر عمل اسلامی تعلیم کے مطابق اور ہر بات تقویٰ کے مطابق ہونی چاہئے اپنے دلوں کو ٹٹولنا چاہیے کہ اس میں کتنا تقویٰ ہے۔ اسلام کی خدمت اور اسلام کی اشاعت اب حضرت مسیح موعودؑ اور اپ کی جماعت سے منسلک ہے اور یہ اس وقت ممکن ہے جب ہم ان تعلیمات پر چلیں جو حضرت مسیح موعودؑ نے پیش فرمائیں۔ اگر ہماری باتوں میں عقل سے ہٹ کر صرف جوش ہے تو یہ تقویٰ نہیں ہمارے قول و فعل اگر خدا تعالیٰ کی تعلیم کے مطابق نہیں تو تقویٰ نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں اپنی جماعت کو اطلاع دوں کہ جو لوگ ایمان لائے ایسا ایمان جس کے ساتھ دنیا کی ملونی نہیں اور وہ ایمان نفاق یا بزدلی سے آلودہ نہیں اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے

محروم نہیں، ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں اور خدا فرماتا ہے کہ وہی ہیں جن کا قدم صدق کا قدم ہے۔ یہ ابتلاء کا دور یقیناً ختم ہونے والا ہے لیکن اس میں تیزی پیدا کرنے کے لئے ہمیں اپنے تقویٰ کے معیاروں کو بڑھانے اور بڑھاتے چلے جانے کی ضرورت ہے۔ اگر ہم مستقل مزاجی سے اللہ کا دامن پکڑیں گے تو دشمن کی خاک اڑتے دیکھیں گے۔ یہ خیال کسی کا نہیں ہونا چاہئے کہ میں نیکی میں بڑھ گیا ہوں اب ضرورت نہیں ہمیں آگے بڑھتے رہنا چاہئے ۔اللہ تعالیٰ کرے کہ حضرت مسیح موعودؑ کی اپنی جماعت سے جو توقعات ہیں ہم اُن پر پورا اُترنے والے ہوں۔ تقویٰ میں ترقی کرنے والے ہوں اور صبر اور دعا کے ساتھ دشمن کے ہر حملے کو ناکام و نامراد کرتے چلے جانے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت قریب ہے اور اللہ تعالیٰ ہی ہمارے لئے ملک بھی بنائے گا اور زمینیں بھی ہموار کرے گا۔ انشاء اللہ

نوٹ: سال 2017ء کا آغاز ہم سے یہ تقاضا کرتا ہے کہ ہم اپنی مصروفیت کے کچھ لمحے نکال کر بیٹھ جائیں اور اپنی سوچوں کا دائرہ کار وسیع کرتے ہوئے ماضی میں جھانکیں اور اس بات کا جائزہ لیں کہ ہم نے گزشتہ سال میں کیا کھویا اور کیا پایا۔ محاسبہ کا یہ عمل بے حد ضروری ہے اور آئندہ کے لئے ہم سب مثبت لائحہ عمل تیار کریں اور اس بات کا جائزہ لیتے رہیں کہ کیا واقعی ہمارے صبح و شام ایسے ہی گذرے ہیں جسکی خواہش حضرت مسیح موعودؑ نے ہم سے کی تھی: "چاہیے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا"۔ (روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 12۔ کشتی نوح)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے ایک مرتبہ ہمیں گذرے ہوئے سال کا محاسبہ کرنے کے سلسلہ میں یوں تلقین فرمائی: "سارا سال کون سی ایسی بدیاں تھیں جن سے وہ غافل رہے۔ کون سی ایسی نیکیاں تھیں وہ اختیار کر سکتے تھے لیکن نہیں کیا۔ نظام جماعت میں ان کا کیا مقام ہے۔ خدمت کے کون سے مواقع تھے جو انہوں نے ضائع کئے ہیں۔ کس حد تک وہ تحریکات پر عمل کرتے ہیں اور آگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کس حد تک ان کا وجود جماعت کیلئے مفید ہے اور غیر مفید ہے۔ کس حد تک وہ بنی نوع انسان کو اللہ کی طرف بلانے میں کامیاب رہے ہیں یا اپنی اولاد کو خدا کی طرف متوجہ کرنے میں کامیاب رہے ہیں"۔

نئے سال کا آغاز دعاؤں کے ساتھ کریں۔ اس حقیقت کو ہمیشہ یاد رکھیں کہ جماعت کی ساری ترقیات نظام خلافت کی مرہون منت ہیں۔ پس اس سارے سال میں دعائیں کریں کہ مولا کریم ہمارے جان سے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا کرے۔ آپ کی دینی مہمّات کامیابی سے ہمکنار ہوں۔ اللہ تعالیٰ روح القدس سے آپ کی مدد و نصرت فرمائے اور ہمیں خلافت سے اس طرح قریب کر دے کہ یکجان اور دو قالب والا محاورہ حقیقت بن جائے۔ آمین

ان تمام دعاؤں اور نیک تمناؤں کے ساتھ تمام افراد جماعت کی خدمت میں نیا سال مبارک ہو۔ اللہ تعالیٰ اس سال کو تمام احمدیوں کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ (آمین)۔ تمام احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ یکم جنوری کے روز ہر مسجد و نماز سنٹر میں نماز تہجد باجماعت منعقد ہو گی، آپ اپنے بچوں کو بھی اس میں شامل کریں اور خود بھی شامل ہوں، نماز فجر، درس القرآن و ناشتہ کے بعد مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے شعبہ وقار عمل کے تحت خصوصی وقار عمل منعقد ہو گا، اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ جزاکم اللہ

(شعبہ تربیت جماعت احمدیہ جرمنی)